سورۃ الانعام

آیات ۱۳۰ - ۱۳۷

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِیْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤی اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا
عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّ
اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾
وَ رَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ
كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ؕ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ
﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ
عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ
وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا
يَصِلُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰی شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ
كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَ لِيَلْبِسُوْا
عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

يٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ يَقُصُّوۡنَ عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ وَيُنۡذِرُوۡنَكُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا ؕ

يٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ - اے جنوں اور انسانوں کے گروہ

مَعْشر - بڑا گروہ

اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ - کیا نہیں پہنچے تمہارے پاس

أَتَى يَأْتِي ، إتْيانًا - آنا، پہنچنا

رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ - کچھ رسول تم میں سے

يَقُصُّوۡنَ - وہ بیان کرتے تھے

قَصَّ يَقُصُّ ، قَصًّا - (قصہ) بیان کرنا

عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ - تم پر میری آیات (یعنی ہدایات) کو

وَيُنۡذِرُوۡنَكُمۡ - اور خبردار کرتے تھے تم کو

اِنذار - خبردار کرنا

لِقَآءَ - ملاقات سے

يَوۡمِكُمۡ هٰذَا - تمہارے اس دن کی

قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

قَالُوْا شَهِدْنَا - وہ کہیں گے ہم نے گواہی دی

شَهِدَ يَشْهَدُ ، شَهَادَةً - گواہی دینا

عَلٰٓى اَنْفُسِنَا - اپنی جانوں کے خلاف

غَرَّ يَغُرُّ، غَرًّ و غُرُوراً - دھوکا دینا

غُرُور - دھوکا دینا

غَرُور - دھوکا دینے والا

وَغَرَّتْهُمُ - اور (یہ کہ) ان کو دھوکہ دیا

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا - دنیوی زندگی نے

وَ شَهِدُوْا - اور وہ گواہی دیں گے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ - اپنی جانوں کے خلاف

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ - کہ وہ تھے کفر کرنے والے

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ
قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

(اس موقع پر اللہ ان سے پوچھے گا کہ) "اے گروہ جن وانس، کیا تمہارے پاس
خود تم ہی میں سے وہ پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اِس
دن کے انجام سے ڈراتے تھے؟" وہ کہیں گے "ہاں، ہم اپنے خلاف خود گواہی
دیتے ہیں" آج دنیا کی زندگی نے اِن لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے، مگر
اُس وقت وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے

(Then Allah will also ask them): 'O assembly of jinn and men! Did there not come to you Messengers from among yourselves, relating to you My signs, and warning you of the encounter of this your Day (of Judgement)?' They will say: 'Yes, we bear witness against ourselves. They have been deluded by the life of this world, and they will bear witness against themselves that they had disbelieved.

محمد اقبال

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ....

روزِ قیامت حضرات انبیاء و رسل کے بارے میں سوال

- گروہِ جن وانس سے بطورِ اتمامِ حجت سوال کیا جائے گا
- شعورِ اختیار اور شرعی ذمہ داریوں کے حاملین جنوں اور انسانوں دونوں گروہوں کے ہر فرد سے سوال کیا جائے گا کہ کیا اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء اور رسول ان کے پاس نہیں آئے اللہ کا پیغام پہنچانے؟ زندگی گذارنے کا سلیقہ اور اس پیغام کو ماننے اور نہ ماننے کے عواقب و نتائج سے خبردار کرنے؟ حساب کتاب کے اس دن کے بارے میں جب ان کی یقینی ملاقات اپنے رب ہوتی ہے اور ان سے دنیاوی زندگی کا سارا حساب لیا جانا ہے؟
- انبیاء و رُسل کا انکار کرنے والوں کا جواب بھی سامنے لایا گیا ہے کہ وہ اقرار کریں گے کہ ہاں یہ خبردار کرنے والے آئے تھے، لیکن ہم نے ان کا مذاق اڑایا اور ان کا انکار کیا (اور یوں اپنے جرم کا اعتراف کریں گے)
- رسول ﷺ کی اعجازی شان، آپؐ کی دل آویز شخصیت، آپؐ کا پر نور سراپا، آپؐ کی زبان کی مٹھاس، آپؐ کے معاملات کی سچائی، آپؐ کے اخلاق کی بلندی، آپؐ کی خاندانی شرافت، آپؐ کی ضرب المثل صدق وامانت، آپؐ کے بیان کی بلاغت، آپؐ کے پیش کردہ نظام کی صداقت و حقانیت.... کے باوجود کوئی کیسے ان تعلیمات سے اپنے آپ کو بے بہرہ رکھ سکتا ہے؟ اور کیونکر اس پیغام کو جھٹلا سکتا ہے؟
- اس کی وجہ بھی یہاں بتادی گئی ہے کہ ان کو جھٹلانے والوں کو دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کردیا

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ....

اس آیتِ کریمہ کے عنوانات

- انبیاء علیہ السلام انسانوں اور جنوں پر حجت ہیں (ان کے اقرار وانکار پر جزا و سزا دار و مدار)
- انسانوں اور جنوں دونوں گروہوں سے ان کی زندگی، عقائد و اعمال کا محاسبہ ہوگا
- دونوں گروہوں (جو عقل، شعور اور اختیار کے مالک ہیں) میں انبیاء و رسل بھیجے گئے
- دینی مبلغین کے دو بنیادی فرائض۔ لوگوں کو آیات الٰہی کے مطالب سے آگاہ کرنا اور قیامت (کے دن) کا انذار
- دنیوی زندگی، پرفریب، گمراہ کرنے والی اور نمود و نمائش کی حامل ہے (ایک بڑی حقیقت کے طور پر)
- انبیاء علیہ السلام کے پیغام کو قبول نہ کرنے کا سبب - دنیاوی زندگی کا دھوکہ (اس کی چکا چوند، اس کی پرفریب آسائشوں اور اس کی temptations سے ہوشیار رہنے کی ضرورت)
- دنیوی لذتوں کو مقصود اعظم سمجھ کر، ان میں منہمک ہو جانا، غفلت، الحاد، اور کفر کا باعث بنتا ہے
- مادی انہماک (materialistic abstractness) کفر و الحاد اور دین سے دوری کی بنیاد ہے
- انسان کی خواہش پرستی، حقائق کو سمجھنے کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ ہے

ذٰلِكَ اَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ رَّبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى بِظُلۡمٍ وَّ اَهۡلُهَا غٰفِلُوۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوۡا ‌ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾

أهْلَكَ يُهْلِكُ ، إهْلاَكًا
ہلاک کرنا (IV)

مُهْلِك ہلاک کرنے والا

ذٰلِكَ اَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ - یہ کہ تھا ہی نہیں

رَّبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى - آپ کا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا

بِظُلۡمٍ - ظلم سے

وَّ اَهۡلُهَا غٰفِلُوۡنَ - اس حال میں کہ اس کے لوگ غافل ہوں

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ - اور ہر ایک کے لیے درجے ہیں

مِّمَّا عَمِلُوۡا - اس میں سے جو انہوں نے عمل کئے

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ - اور آپ کا رب نہیں ہے غافل

عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ - : اس سے جو وہ کرتے ہیں

ذٰلِكَ اَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ رَّبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى بِظُلۡمٍ وَّ اَهۡلُهَا غٰفِلُوۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ
مِّمَّا عَمِلُوۡا ‌ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾

(یہ شہادت اُن سے اس لیے لی جائے گی کہ یہ ثابت ہو جائے کہ) تمہارا رب بستیوں کو ظلم کے ساتھ تباہ کرنے والا نہ تھا جبکہ ان کے باشندے حقیقت سے ناواقف ہوں

ہر شخص کا درجہ اُس کے عمل کے لحاظ سے ہے اور تمہارا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے

(They will be made to bear this witness to show that) it is not the way of your Lord to destroy cities unjustly while their people were unaware of the Truth.

Everyone is assigned a degree according to his deed. Your Lord is not heedless of what they do.

محمد اقبال

ذٰلِكَ اَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ رَّبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى بِظُلۡمٍ وَّ اَهۡلُهَا غٰفِلُوۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوۡا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾

انسانوں اور جنوں کی ہدایت کے رسول بھیجنے کے اہتمام کی وجہ

- جنوں اور انسانوں کی ہدایت کا یہ اہتمام اِس لیے کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ بات بعید تھی کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر و شرک پر، اس کے نتائج و عواقب سے آگاہ کیے بغیر، ان پر عذاب بھیج دے
- اس لیے اس نے پہلے ہدایت پہنچانے کا بندوبست فرمایا کہ پہلے وہ اچھی طرح آگاہ ہو جائیں تاکہ وہ توبہ و اصلاح کرنا چاہیں تو توبہ واصلاح کرلیں اور اگر نہ کرنا چاہیں تو اپنی ذمہ داری پر اس کے نتائج بھگتیں۔
- ہدایت بھیجے بغیر انسانی معاشروں کو ہلاک کرنا، ایک ظالمانہ کام ہوتا، جس سے ذات الٰہی، پاک و منزہ ہے۔
- اللہ نے انسانی فطرت، انسانی عقل اور انسانی مشاہدے کو رسولوں کی دعوت کے ساتھ منسلک کر دیا تاکہ انسان کی ان قوتوں کو فساد سے بچایا جاسکے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تب ہی لوگوں کو عذاب دیتا ہے جب رسولوں کی دعوت کسی تک پہنچ جائے اور ان پر حجت تمام ہو جائے
- وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُولًا 15/17 اور ہم کبھی عذاب دینے والے نہیں، یہاں تک کہ کوئی پیغام پہنچانے والا بھیجیں،
- .... رُسُلًا مُّبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا 4/165 ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے، تاکہ لوگوں کے پاس رسولوں کے بعد اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہ جائے اور اللہ ہمیشہ سے سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ - اور آپ کا بے نیاز رب

غنی - وہ جسے کسی دوسرے کی احتیاج نہ ہو، دولتمند، (احتیاج سے) بے نیاز

ذُو الرَّحْمَةِ -رحمت والا ہے

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ - اگر وہ چاہے تو لے جائے تم کو

أذْهَبَ يُذْهِبُ ، إذْهابًا ۔ لے جانا

(IV)

وَيَسْتَخْلِفْ - اور جانشین بنائے

(خ ل ف) اِسْتَخلَفَ يَسْتَخْلِفُ ، اِسْتِخْلَافًا جانشین بنانا

(X)

خلف (ناخلف)، اخلاف، خلیفہ، خلافت، استخلاف

مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ - تمہارے بعد جس کو وہ چاہے

كَمَآ اَنْشَاَكُمْ - جیسے کہ اس نے پیدا کیا تم کو

أنْشَأ۔ پیدا کرنا

مِّنْ ذُرِّيَّةِ - اولاد سے

قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ - ایک دوسری قوم کی

وَ رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ
كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ؕ﴿۱۳۳﴾

تمہارا رب بے نیاز ہے اور مہربانی اس کا شیوہ ہے اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو
لے جائے اور تمہاری جگہ دوسرے جن لوگوں کو چاہے لے آئے جس طرح
اُس نے تمہیں کچھ اور لوگوں کی نسل سے اٹھایا ہے

Your Lord is Self-Sufficient, full of compassion. If He wills, He can put you away and cause whomever He wills to succeed you just as He has produced you from the seed of another people.

إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ

اِنَّ مَا تُوۡعَدُوۡنَ - بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

لَاٰتٍ - (وہ) یقیناً آنے والا ہے

لَ - لام تاکید | أتَى يَأتِي ، إتْيانًا - آنا | آت - آنے والا

وَّمَآ اَنۡتُمۡ - اور نہیں ہو تم

بِمُعۡجِزِيۡنَ - عاجز کرنے والے

مُعْجِز کی جمع (عاجز کرنے والا)

قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا - آپ کہیں اے میری قوم ! عمل کرو

عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ - اپنی جگہ پر

مَکانت: درجہ، حیثیت (position)

اِنِّىۡ عَامِلٌ - بیشک میں (بھی) ایک عمل کرنے والا ہوں

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ - تو عنقریب تم جان لوگے

اِنَّ مَا تُوۡعَدُوۡنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ

مَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ - (کہ) کون ہے ہوگا جس کے لیے

عَاقِبَةُ الدَّارِ - گھر کا انجام (اچھا)

عَاقِبَة - انجام	دَار - گھر

عَاقِبَةُ الدَّار - گھر کا انجام (آخرت کے)

اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ - حقیقت یہ ہے کہ فلاح نہیں پاتے

الظّٰلِمُوۡنَ - ظلم کرنے والے

اِنَّ مَا تُوۡعَدُوۡنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ
عَامِلٌ ‌ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ‌ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾

تم سے جس چیز کا وعدہ کیا جا رہا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے اور تم خدا کو عاجز کر دینے کی طاقت نہیں رکھتے

اے محمدؐ! کہہ دو کہ لوگو! تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو اور میں بھی اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انجام کار کس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، بہر حال یہ حقیقت ہے کہ ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے

Surely what you have been promised shall come to pass; and you do not have the power to frustrate (Allah).

Say (O Muhammad!): 'O people! Work in your place; and I too am at work. Soon you will know in whose favour the ultimate decision will be. Surely the wrong-doers will not prosper.

محمد اقبال

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

اللہ نے جس کا وعدہ کیا ہے وہ آ کے رہے گا

- قیامت (حشر) میں تمام اگلے پچھلے انسان از سر نو زندہ کر کے حاضر جائیں گے اور اپنے رب کے سامنے آخری فیصلے کے لیے پیش ہوں گے۔
- یہ اس نظریے کی تردید کہ موت آنے پر کوئی انسان بالکل فنا ہو جاتا ہے اور وہ قیامت کو حساب کتاب کے کے لیے حاضر نہ ہو گا
- ہر انسان اللہ کے حضور لازماً پیش ہو گا اور وہاں سے غائب نہ ہو سکے گا، خدا کے ارادوں اور وعدوں کو روکنا اور ان سے فرار کرنا، انسان کے بس کی بات نہیں۔ (وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِينَ)
- آپ ﷺ کی زبان سے کہلوایا جا رہا ہے کہ تم نے اگر میری دعوت کو قبول نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور میری کوئی دلیل تم پر اثر انداز نہیں ہو رہی اور تمہارے دل پتھروں سے بڑھ کر سخت ہو گئے ہیں اور تم نے انسانیت سے بالکل ناطہ توڑ لیا ہے اور ترغیب اور ترہیب کا کوئی لہجہ تم پر اثر انداز نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تبلیغ و دعوت کا معاملہ اپنی انتہاء کو پہنچ گیا تو پھر میں آخری بات کہے دیتا ہوں جس راہ پر تم چل رہے ہو چلے جاؤ، اور مجھے اپنی راہ چلنے کے لیے چھوڑ دو، انجام کار جو کچھ ہو گا وہ تمہارے سامنے بھی آ جائے گا اور میرے سامنے بھی۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ - اور وہ بناتے ہیں اللہ کے لیے

مِمَّا ذَرَاَ - اس میں سے جو اس نے پیدا کیا

ذرَأَ يذرَأ ، ذرْءًا - پیدا کرنا (اور پھیلانا)

مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ - کھیتی میں سے اور مویشیوں میں سے

حَرث - کھیتی

نَصِيْبًا - ایک حصہ

نَصِيب - کسی چیز میں سے ایک مقرر شدہ حصہ

اس کا اصل نصاب کہلاتا ہے

فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ - پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے لیے ہے

بِزَعْمِهِمْ - ان کے گمان میں

زَعْم - گمان، دعویٰ، خیال

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا -اور یہ ہمارے شریکوں کے لیے ہے

یہاں پہ لفظ شریک جھوٹے معبودوں کے معنی میں

فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ - پس جو ہوتا ہے ان کے شریکوں کے لیے

فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

فَلَا يَصِلُ - تو وہ نہیں پہنچتا

وَصَلَ يَصِلُ ، وَصْلاً - پہنچنا

اِلَى اللّٰهِ - اللہ تک

وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ -اور جو ہوتا ہے اللہ کیلئے

فَهُوَ يَصِلُ - تو وہ پہنچتا ہے

اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ - ان کے شریکوں کے لیے

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ - کتنا برا ہے وہ جو یہ لوگ فیصلہ کرتے ہیں

(س و أ) سَاءَ يَسُوْءُ ، سَوْءً - برا کرنا

سوئے ظن ، علمائے سَوء

بِئْسَ اور سَاءَ - افعالِ ذَم ہیں (وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی برائی کی جائے)

نِعْمَ کلمۂ مدح ہے (وہ لفظ/ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جائے)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا
لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ
سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

اِن لوگوں نے اللہ کے لیے خود اُسی کی پیدا کی ہوئی کھیتیوں اور مویشیوں میں سے ایک حصہ مقرر کیا ہے اور کہتے ہیں یہ اللہ کے لیے ہے، بزعم خود، اور یہ ہمارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کے لیے پھر جو حصہ ان کے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کے لیے ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا مگر جو اللہ کے لیے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے کیسے. برے فیصلے کرتے ہیں یہ لوگ !

They assign to Allah a portion out of the produce and cattle that He has created, saying out of their fancy: 'This is for Allah' - so they deem -'and this is for the associates (of Allah) whom we have contrived. Then, the portion assigned to the beings whom they have set up as associates (of Allah) does not reach Allah, but the portion assigned to Allah reaches the beings they set up as associates (of Allah)! Indeed evil is what they decide!

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

مشرکین کے جاہلانہ شرک کی ایک مثال

- مشرکین مکہ واطراف اس بات کے قائل تھے کہ زمین اللہ کی ہے اور کھیتیاں وہی اگاتا ہے۔ جانوروں کا خالق بھی اللہ ہی ہے جن سے وہ اپنی زندگی میں خدمت لیتے ہیں۔ لیکن ان کا تصور یہ تھا کہ ان پر اللہ کا یہ فضل ان دیویوں اور دیوتاؤں اور فرشتوں اور جنات، اور آسمانی ستاروں اور بزرگان سلف کی ارواح کے طفیل و برکت سے ہے جو ان پر نظر کرم رکھتے ہیں۔
- اس لیے وہ اپنے کھیتوں کی پیداوار اور اپنے جانوروں میں سے دو حصے نکالتے تھے۔ ایک حصہ اللہ کے نام کا، اس شکریہ میں کہ اس نے یہ کھیت اور یہ جانور انھیں بخشے۔ اور دوسرا حصہ اپنے قبیلہ اور خاندان کے سرپرست معبودوں اور اپنے خیالی شریکوں کی نذر و نیاز کا تاکہ ان کی مہربانیاں ان کے شامل حال رہیں
- پھر اگر کوئی مجبوری یا مشکل پیش آجائے تو خدا کا حصہ تو ان کے بتوں کی طرف منتقل ہو سکتا تھا لیکن مجال نہیں تھی کہ بتوں کا حصہ کسی حال میں خدا کی طرف منتقل ہو سکے
- یہ ان کا ایک بے بنیاد اور ظن و گمان پر قائم رسم ورواج تھا جس کو وہ سنتِ ابراہیمی کی طرف نسبت دیتے
- یہاں اللہ نے ان کے اس ظلم کی سخت سرزنش اور گرفت کی ہے کہ یہ سب مویشی ہمارے پیدا کیے ہوئے اور ہمارے عطا کردہ ہیں، ان میں یہ دوسروں کی نذر و نیاز کیسی؟ محسن کے احسانات کے شکر میں کسی اور شامل کرنا نمک حرامی نہیں تو کیا ہے؟

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

- اپنے شریکوں اور بتوں کا حصہ بڑھانے کے کتنے ہی حیلے انہوں نے اختیار کر رکھے تھے
- جو غلہ یا پھل وغیرہ خدا کے نام پر نکالا جاتا اس میں سے اگر کچھ گر جاتا تو وہ شریکوں کے حصہ میں شامل کر دیتے اور اگر شریکوں کے حصہ میں سے گرتا، یا خدا کے حصے میں مل جاتا تو اسے انہی کے حصہ میں واپس کر دیتے،
- شریکوں کی نذر کے لیے مخصوص زمین کے حصے سے اگر پانی خدا کی نذر کے لیے مختص حصے مین چلا جاتا تو اس کی ساری پیداوار ہی شریکوں کے حصے میں ڈال دیتے، خشک سالی میں خدا کا حصہ کھا لیتے لیکن شریکوں کا نہیں

ان توہمات کی اصل جڑ کیا تھی؟

- جہلاء ومشرکین عرب اپنے مال میں سے جو حصہ خدا کے لیے نکالتے تھے، وہ فقیروں، مسکینوں، مسافروں اور یتیموں وغیرہ کی مدد میں صرف کیا جاتا تھا، اور جو حصہ شریکوں کی نذر و نیاز کے لیے نکالتے تھے وہ یا تو براہ راست مذہبی طبقوں کے پیٹ میں جاتا تھا یا آستانوں پر چڑھاوے کی صورت میں پیش کیا جاتا اور اس طرح بالواسطہ مجاوروں اور پوجاریوں تک پہنچ جاتا تھا
- اسی لیے ان خود غرض مذہبی پیشواؤں نے صدیوں کی مسلسل تلقین سے ان جاہلوں کے دل میں یہ بات بٹھائی تھی کہ خدا کے حصہ میں کمی ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، مگر ” خدا کے پیاروں “ کے حصہ میں کمی نہ ہونی چاہیے بلکہ حتی الامکان کچھ بیشی ہی ہوتی رہے تو بہتر ہے۔

وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ - اور اسی طرح آراستہ کر دیا ہے

لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ - بہت کے لیے مشرکین میں سے

قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ - اپنی اولاد کے قتل کرنے کو

شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ - ان کے شریکوں نے تاکہ وہ ہلاک کر دیں

(ر د ي)

أرْدَى يُرْدِي ، إرداءً (IV)
ہلاک کرنا

یہاں پہ لفظ شریک شیطانوں اور جنوں کے معانی میں

وَ لِيَلْبِسُوْا - اور تاکہ وہ گڈمڈ کریں

لَبَسَ يَلْبِسُ ، لَبْسًا پردہ ڈالنا، خلط ملط کرنا

لَبِسَ يَلْبَسُ ، لُبْسًا و لَبُوسًا پہننا

اردو میں : لباس، ملبوس، تَلْبِیس، التباس

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾

عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ - ان پر ان کے دین کو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ - اور اگر چاہتا اللہ

مَا فَعَلُوْهُ - تو وہ نہ کرتے اس کو

فَذَرْهُمْ - پس آپ چھوڑ دیں ان کو

وَمَا يَفْتَرُوْنَ - اور اس کو جو وہ گھڑتے ہیں

وَذِرَ يذرُ ، وَذرًا - چھوڑنا

اِفْتَرَا - (جھوٹ) گھڑنا

اِفْتَرَى يُفْتَرِي ، اِفْتَرَاءً - (جھوٹ) گھڑنا

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاۗؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا
عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ١٣٧

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کو خوشنما بنا دیا ہے تاکہ ان کو ہلاکت میں مبتلا کریں اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے، لہٰذا انہیں چھوڑ دو کہ اپنی افتراپرداز یوں میں لگے رہیں

And, likewise, the beings supposed to have a share in Allah's divinity have made the slaying of their offspring seem lawful to many of those who associate others with Allah in His divinity so that they may ruin them and confound them regarding their faith. If Allah had so willed, they would not have done that. Leave them alone to persist in their fabrication.

محمد اقبال

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيۡرٍ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ قَتۡلَ اَوۡلَادِهِمۡ شُرَكَآؤُهُمۡ لِيُرۡدُوۡهُمۡ وَلِيَلۡبِسُوۡا عَلَيۡهِمۡ دِيۡنَهُمۡ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوۡهُ فَذَرۡهُمۡ وَمَا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳۷﴾

اللہ کی ذات ، صفات اور حقوق میں شرکت کا قرآنی تصور

- یہاں اس آیتِ کریمہ میں ان جنوں اور انسانوں کو خدائی میں شریک گردانا گیا ہے جنہوں نے کچھ لوگوں کے لیے قتل اولاد کو انکے لیے آسان اور خوشنما بنا دیا
- یہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حقوق کے حوالے سے ایک اہم تصور اور نظریہ ہے
- اسلام میں جس طرح پرستش کا مستحق تنہا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اسی طرح بندوں کے لیے قانون بنانے اور جائز و ناجائز کی حدیں مقرر کرنے کا حق دار بھی صرف اللہ ہے۔
- کسی انسان کا کسی اور کے خود ساختہ قانون کو برحق سمجھتے ہوئے اس کی پابندی کرنا اور اس کے مقرر کیے ہوئے حدود کو واجب الاطاعت ماننا بھی اسے خدائی میں اللہ کا شریک قرار دینے کا ہم معنی ہے۔ یہ دونوں افعال بہرحال شریک ہیں، خواہ ان کا مرتکب ان ہستیوں کو زبان سے الٰہ اور رب کہے یا نہ کہے جن کے آگے وہ نذر و نیاز پیش کرتا ہے یا جن کے مقرر کیے ہوئے قانون کو واجب الاطاعت مانتا ہے۔
- اس تصور کو قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ میں بھی بہت وضاحت سے پیش کیا گیا ہے کہ لوگ عبودیت، ربوبیت کے ساتھ ساتھ اللہ کے حقوق اور صفات میں بھی کسی کو شریک نہ کریں، اور یاد رکھیں حکم دینے کا حق، اور حلال و حرام کا حق بھی صرف اور صرف اللہ کو حاصل ہے

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾

قتل اولاد کی صورتیں

- قتل اولاد کی تین صورتیں اہل عرب میں رائج تھیں اور قرآن میں تینوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

1. لڑکیوں کا قتل، اس خیال سے کہ کوئی ان کا داماد نہ بنے، یا قبائلی لڑائیوں میں وہ دشمن کے ہاتھ نہ پڑیں، یا کسی دوسرے سبب سے وہ ان کے لیے سبب عار نہ بنیں۔
2. بچوں کا قتل، اس خیال سے کہ ان کی پرورش کا بار نہ اٹھایا جاسکے گا اور ذرائع معاش کی کمی کے سبب سے وہ ناقابل برداشت بوجھ بن جائیں گے۔
3. بچوں کو اپنے معبودوں کی خوشنودی کے لیے بھینٹ چڑھانا۔

- لِيُرْدُوهُمْ - ہلاکت میں مبتلا کرنا ، یہاں ہلاکت سے مرا، اخلاقی ہلاکت بھی ہے کہ جو انسان سنگدلی اور شقاوت کی اس حد کو پہنچ جائے کہ اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنے لگے۔ اس میں جوہر انسانیت تو درکنار جوہر حیوانیت تک باقی نہیں رہتا

- شرک دین میں اشتباہ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، اس لیے کہ جب اصل ماخذ دین محفوظ نہ رہے اور آئے دن نئی نئی مشرکانہ باتیں اور نئی نئی بدعات پیدا ہوتی رہیں تو پھر دین کا اشتباہ سے محفوظ رہنا ناممکن ہو جاتا ہے

آیات 130 - 140

رکوع 16

- ☜ جن وانس کی سرزنش، اللہ سے ملاقات کے عظیم دن کی یاددہانی
- ☜ حساب کتاب کا ہونا ایک یقینی امر
- ☜ گمراہی کے اسباب ، انبیاء ورُسل کے مبعوث کرنے کی حکمت (اِتمامِ حجت) ،
- ☜ متقین اور مجرمین کے انجام میں تفاوت
- ☜ اللہ کے حقوق واختیار میں غیر اللہ کی شرکت بھی، شرک ہی ہے
- ☜ بے بنیاد عقائد اور توہمات کی ایک وجہ - پروہتوں، پجاریوں اور مجاروں کا لوگوں کا استحصال
- ☜ قتل اولاد کی حماقت
- ☜ مشرکین کی خودساختہ شریعت کا دارومدار ان کے علماء اور ان کے کاہنوں کے فتاویٰ اور خیالات